جسمیں روزنامہ "اوصاف" کے ایڈیٹر جناب حامد میر صاحب اور پشتو روزنامہ "وحدت" کے ایڈیٹر جناب پیر سفید شاہ قابل ذکر ہیں۔ دستار بندی کے آغاز کیلئے جامعہ کیطرف سے ظہر ایک بجے کا وقت مقرر کیا گیا تھا، لہذا تمام حاضرین طعام و نماز سے فراغت کے بعد جلسہ گاہ تشریف لائے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کلام کے بعد نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ نے اپنی استقبالیہ خطاب میں معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ ختم بخاری کیلئے دار العلوم کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ العالی جب سٹیج پر رونق افروز ہوئے تو تمام سامعین جلسہ اور طلباء کرام نے احتراماً کھڑے ہو کر انکا استقبال کیا۔ اور بخاری شریف کے آخری حدیث "کلمتان حبیبتان" الخ کی دلنشیں علمی، تحقیقی اور موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق تشریح فرمائی اور فضلاء طلبہ کرام کو مفید ہدایتیں دیکر انکی ترقی کیلئے بارگاہ ایزدی میں دعا کی۔ آپ نے ملکی اور خصوصاً افغانستان اور عالم اسلام کے سیاسی حالات پر بھی تفصیلی اظہار خیال فرمایا۔ قارئین الحق کے استفادہ کیلئے آپکی تقریر کی تلخیص پیش کی جا رہی ہے۔

جلسہ سے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا خطاب

آج عالم اسلام پر دشمنوں کے مسلط کردہ استعماری اور سامراجی نظام دم توڑ رہے ہیں اور پورے عالم اسلام میں غیروں کے شکنجوں کو توڑنے کی لہریں اٹھ رہی ہیں اور ملت مسلمہ کو اسلام دشمنوں سے فیصلہ کن معرکہ درپیش ہے ایسے حالات میں افغانستان میں قائم ہونے والا اسلامی نظام دنیائے کفر کا نشانہ بنا ہوا ہے اور پوری ملت اور اسلامی دنیا کا فرض ہے کہ اس کی حفاظت و دفاع کیلئے اٹھ کھڑی ہو کیونکہ یہ مسئلہ طالبان کی حمایت اور مخالفت کا نہیں بلکہ اس مقدس نظام کا ہے جسے دشمن ایک لمحہ برداشت نہیں کر سکتا۔ آج عالم اسلام اور پاکستان اسلامی انقلاب کے طرف بڑھ رہا ہے، نام نہاد جمہوری اور لادینی سیاست دم توڑ چکی ہے، سوشلزم اور کمیونزم کے منافقانہ لبادے چاک ہو چکے ہیں اور مروجہ پارلیمانی راستے اصل منزل سے مسلمانوں کو دور کرتے جا رہے ہیں ایسے حالات میں دینی قوتوں نے آگے بڑھ کر یہ خلاء پُر کرنا ہے۔ علماء اور دینی طبقوں کو باطل سے چومکھی جنگ لڑنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ میری افغانستان میں برسر اقتدار طالبان سے درخواست ہے

کہ آپ صدیوں بعد قائم کیے جانے والے اسلامی نظام اور ملک کو ایک مثالی فلاحی ریاست بنانے کے بہت نازک تجربہ سے گزر رہے ہیں اور گویا کہ یہ پل صراط پر گزرنا ہے اس کے لیے آپ کو ہر قدم پھونک کر اٹھنا ہوگا اور انتہائی توازن، میانہ روی، اعتدال اور حضور ﷺ کے اختیار کردہ حکمت عملی سے کام لینا ہوگا ورنہ آپکی معمولی غلطی کا خمیازہ صدیوں تک اسلامی دنیا کو بھگتنا پڑے گا۔ یہاں پاکستان کا اسلامی تشخص اور دینی اقدار مدارس دینیہ کے دم خم سے زندہ ہے۔ پاکستان کے نظریاتی تشخص کیلئے یہ مدارس ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دینی حمیت اور جہاد کی سپرٹ ان مدارس میں پڑھائے جانے والے علوم کی وجہ سے باقی ہے اس لئے امریکہ، یورپ اور غیر مسلم اقوام مدارس کے اس نظام کو تہ وبالا کرنا چاہتے ہیں اور پاکستان میں اسلامی انقلاب کو برداشت نہ کرنے والی قوتیں ان کی آلہ کار بن رہی ہے اس کیلئے پوری قوم کو اس کی پشت پناہی کرنی ہوگی۔ پاکستان میں شریعت کے نفاذ کی باتیں ایک عظیم اسلامی انقلاب کا راستہ روکنے کیلئے کی جارہی ہیں۔ حکمران جبتک امریکہ کی غلامی کی بیڑیاں توڑ کر آزادی کی راہ اختیار نہیں کریں گے یہاں ان کے ہاتھوں شریعت کا نفاذ امر محال ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ دارالعلوم حقانیہ اور اس جیسے بڑے مدارس خالص مسلمانوں کے امداد پر چل رہے ہیں کسی بھی بیرونی قوتوں اور حکومتوں کی یا پاکستان گورنمنٹ کا اس کے ساتھ ایک پائی امداد بھی نہیں ہے ایسے تمام پروپیگنڈے ان اداروں کے عظیم کردار کو مسخ کرنے کیلئے کئے جارہے ہیں۔ اجلاس سے متعدد افغان لیڈروں، تحریک طالبان کے رہنماؤں اور پاکستان کے چند علماء نے بھی خطاب کیا آخر میں پوری ملت اور عالم اسلام کی کامیابی کیلئے دعائیں کی گئیں۔ ختم بخاری شریف کے بعد تقاریر کے سلسلے میں سب سے پہلے مقرر افغانستان کے جید عالم اور دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر فاضل مولانا محمد مسلم حقانی تھے۔ آپ نے اپنے فاضلانہ خطاب میں اس صدی کی عظیم تحریک" تحریک طالبان" پر تفصیلی روشنی ڈالی اور فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کو بیرونی کفریہ طاقتوں کے چالوں سے آگاہ کیا۔ مولانا مسلم حقانی کا باہدانہ خطاب یہاں پر پیش کیا جارہا ہے۔

افغان وزیر مولانا محمد مسلم حقانی فاضل دارالعلوم حقانیہ کا خطاب

آج دریائے آمو کے کناروں پر اسلام نافذ ہے اور یہ دارالعلوم حقانیہ کی برکت ہے

خطبہ مسنونہ کے بعد قال اللہ تعالیٰ ان تنصر اللہ ینصر کم۔ صدق اللہ العظیم۔

اس مبارک علمی محفل میں تمام اساتذہ کرام کی موجودگی میں میرا تقریر کرنا تو بے ادبی ہے لیکن دارالعلوم حقانیہ کے مسؤلین کی طرف سے مجھے دعوت دی گئی اس لئے تعمیل حکم کے طور پر آپ حضرات کے سامنے چند معروضات پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اپنے اساتذہ کرام، فضلاء کرام اور عام مسلمانوں کو جناب امیر المؤمنین ملا محمد عمر صاحب کیطرف سے سلام اور نیک خواہشات آپ لوگوں تک پہنچاتا ہوں۔ انہوں نے یہاں آپ لوگوں کے پاس مجھے بھیجتے وقت فرمایا کہ میری طرف سے دارالعلوم کے تمام مسؤلین اساتذہ کرام اور فضلاء و طلبہ کو میرا سلام عرض کریں اور ساتھ یہ بھی کہدیں کہ میرا تو بہت جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ اس مادر علمی دارالعلوم حقانیہ جاؤں اور آپ لوگوں کے ساتھ ملاقات کر سکوں، لیکن مصروفیات کی وجہ سے خود حاضر نہیں ہو سکتا اور پھر انہوں نے مجھے بطور نیابت اور نمائندگی کے لئے یہاں بھیجا۔ معزز فضلاء کرام! آپ کو دستار فضیلت مبارک ہو۔ اب آپ پر بھاری ذمہ داری آگئی اور حضرت شیخ الحدیثؒ اور دیگر اساتذہ و شیوخ نے آپ لوگوں کو ایک عظیم امانت سپرد کی۔ انہوں نے آپ کو اللہ کا دین سونپا۔ آپ کا اصل امتحان اب شروع ہونے والا ہے اور آج آپ امتحان کے عملی میدان کو جارہے ہیں۔ وہاں امریکہ کے کروز میزائل بھی آپ پر لگیں گے اور ایران کی فوجی مشقیں بھی آپ کیخلاف شروع ہیں۔ آج آپ عمل کے میدان میں جارہے ہیں تاکہ اللہ کے احکامات خدا کی زمین پر عملاً نافذ کریں۔ آج دشت لیلیٰ اور حیرتان کے ہزاروں معصوم شہداء کی روحیں آپکی منتظر ہیں کہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء آئیں گے اور جس پاکیزہ ہدف کیلئے ہم نے خون دیا ہے یعنی اللہ کے نظام کے نفاذ اور خدا کی شریعت کی ترویج کیلئے، اب یہ ہدف آپ لوگ پورا کریں گے۔ گذشتہ سال انہی دنوں میں ہزاروں طلبہ، فضلاء اور حفاظ قرآن شہید کردیئے گئے اور انہوں نے خدا کے دین کیخاطر اپنے سروں اور جانوں کی قربانیاں پیش کیں۔ انہیں قربانیوں کی بدولت آج وہاں افغانستان میں اسلامی